

# ہندوستانی امریکی میڈیا کا نروغ

شیتل ناستا

گذشتہ دو دہائیوں میں ہندوستانی امریکی قارئین کے پیش نگاہ ہفتہ وار اخبارات اور بھرپور کیلئے رسالوں کی بازار سی آگئی ہے۔ ہندوستانی خبروں اور ہندوستانی تہذیب و تمدن سے دلچسپی میں اضافے کے ساتھ ساتھ، ہندوستانی امریکی میڈیا نے بھی ہاتھ پیر پھیلانے لے ہیں۔

**ایسے** ۲۰۰۳ میں ہوا تھا۔ ”لیف اینڈ سٹائل“ میں اس سے بھی کہیں زیادہ تعداد میں بھجت پر افغانی کرنے والے پتے میریوں اور شاماخوں کو بند ہوتے یا اپنے کاروباری ماذل کو تمہیں کرتے دیکھتی ہوں۔ ”۳۳ سالہ لاوگی، یوشن، یماچچس میں عہد میں اپنی بنا پر خود پلگر کرنے پر مجبور ہوں، ان مطبوعات کی پیدا ہونے والی امریکی ہیں جو کہیں ہیں کہ انہیں ایک بہائی گلی اس تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے جو ہندوستانی امریکیوں اور دگر کی طرف سے ہے۔ ”بندی شخص“ کا احساس ہوا تا جب انہوں نے دقت اپنے ”بندی“ پر کھوئی ہوئی۔ امریکے میں نسلی گروہوں کی گروہوں کے لئے جاری ہوئی ہوں۔ امریکے میں نسلی گروہوں کی مطالعہ کیا اور ہمارے جب انہوں نے شہل ہندوستان کے ایک فرد سے شادی کی۔ انہوں نے جب سے ہر دوست کے ساتھ ساتھ، مشترکہ انجامی تحریر قاری سے ہر دوست کے ساتھ ساتھ اشخاص کے ساتھ کام کیا۔

متبادل طریقوں پر خود پلگر ہے جس۔ بازار کی صورت حال بے مثال ہے۔ اگر ایک جانب آن لائن ٹولڈ کشوں کی وجہ سے مستقل اور تین مقابله آرائی ہے تو دوسرا جانب تین اشاعتیں بس دوں بھار جان فراہ و دکھلا کر بندہ ہو جاتی ہے۔ عوامی رائے شماری پر بھی تائیگ کے قبضے میں ہندوستانی امریکی قریئن کے قبضہ نہ ہے۔ اسی طبقے بالغ افراد پر مبنی کی کل آبادی کے ۳۳ قیصہ فراہ میں اسڑیم میڈیا پر نسلی بخت اور اخبارات اور بھرپور کیے رسالوں کی بازاری آگئی ہے۔ شامی امریکے میں ایسی کم و بیش ۳۳ آن لائن اور پرنٹ اشاعتیں میڈیا کو تھی دیتے ہیں۔ مطالعہ کے مطابق، جریدہ تھات سے یہ بات کی جا سکتی ہے کہ ۲۵ قیصہ ایشیائی امریکی نسلی میڈیا کو فوتوت دیتے ہیں۔ اس کے مطابق، ایشیائی ہندوستانیوں کو امریکہ میں غیر مقيم ہندوستانیوں اور دوسری ایشیائی ہندوستانیوں کو سیکتیں۔ ان گروہوں کے بالغوں کی نصف سے زیادہ تعداد، ہر ہوگی معلومات فراہم کرتی ہے۔

ہندوستانی خبروں اور ہندوستانی تہذیب وقفن سے رجی ہی میں پار کوئی نسلی اخبار پر درج نہیں ہے۔



امریکہ میں ایشیائی ہندوستانیوں کی تی تک آمدی، بھروسے کہیں زیادہ، ہر جس ہندوستانی ہو گئی ہے۔ اپریل میں، ہندوستان کی وزارت ہمارے تجارت اور ہندوستانی خبروں کا منتظر ہے۔ ہندوستانی امریکی بازاروں کے صارفین، وصنعت نے ہندوستان میں ہر اور اس سے انتقال کرتے ہندوستانی خبروں اور بھرپور کیے رسالے میں ہی خبروں کا بے پیشی سے انتقال کرتے روزافروں دلچسپی صرف اس لئے تھیں کہ امریکہ میں ہندوستانی ہیں۔ ہندوستانیوں کی سب سے بڑی جمیعت ہے۔ اسی لئے قدری طور پر اس ملک کی خبروں کی جانب توجہ مبذہل ہو گئی۔ ”لیف اینڈ سال کی ۵۵.۵ میلین دارسراہی کاری کے مقابلے میں اسماڑی کوئی خوش ہوتے ہے۔ مالی سال میں سرمایکاری تین ان بھرپور ۱۶ میلین ڈالر ہو گئی۔ اس کے علاوہ پاشا بلڈ آئٹ سورنس کی وجہ نے بھی ہندوستان کی زندگی مقام میں تبدیل ہو گئی ہے۔

امریکے کی روپریتہ اخبار اپنی طبقے کا کام دے جاتے ہیں، سب سا بات کرنے کی سخت رکھتے ہے۔ پڑے مٹھی کھلڑیوں میں ایسی سرگرمیاں تیز تر کر رہے ہیں تاکہ یہاں کے تخلو جانی سکر میں وہ اپنے قدم جائیں۔ اس امریکے کی دلچسپی، بھی اسکرلوں اور فروں طرزیوں سے پہلے کر کیلیڈی کی سرکاری خبر کے مطابق ۲۰۰۱ اور ۲۰۰۶ کے درمیان تخلقات کوئی صرف مضبوط کیا ہے بلکہ عالمی سطح پر ایک طاقتور نیک



میں اُن پُل کے امریکہ پڑھنے آئے اور ہماروں کے بعد میں کی شہرست اخیر کر لی۔ ”وہ کہتے ہیں ”میری تمام کا دشات نہ صرف بندوستان پر چکا شیا پر مکون ہیں۔ بالآخر شیا کو مشکل پر قریب ہوتا ہے“ شیا کے ممتاز محققین کی بصیرت اور ایک مطبوعہ میڈیا کی ضرورت کے لحاظ سے تھا کہ اس کے شائیتی کاروبار کو کامیابی سے تم کنڈ کر دیا ہے۔ چند بندوستانی امریکی اخبار آج بھی نیوز ایجنسیوں کی ارسال کردہ کہانیوں میں خبروں اور اعلانوں سے محروم ہوتے ہیں۔

لیکن وہ بندوستانی قارئین اور غیر بندوستانی قارئین بھی جو بندوستانی خبروں سے واقع ہونا چاہیے ہیں، ان کے پاس کمی ذرا کی ہے۔ تھاں کے شائیتی اخبار اپنے بندوستانی امریکی

اخبارات کا مقابلہ، ۱۰۰۰ اسال پیش کے اخباروں سے کریں، تو آپ کو حکومت ہو گا کہ مٹوالات میں زمین و آسمان کا فرق آگیا ہے۔ اب وہ پہلی طرح فی تقریبات کوئی موضوع جنہیں نہاتے ہو گا ان میں منحصر چیزیں شامل ہو اکتی ہیں ملٹی ملٹی خبریں، بندوستان کی خبریں، تفریغ، طلب و محت، کاروبار اور تجارت، اسلام و آشناں اور بالخصوص مرکزی رو سے متعلق خبریں بھی، جو پورے معاشرے پر اثر انداز ہوئی ہیں۔ ”مزیدیں مٹوالات کے علاوہ، قارئین کو اب مزید اہل معاواد و متوازان تاثر کی مالی چیزوں میں رہی چیز۔ اب انکی بندوستانی تاریکیوں میں سے متعلق بثت کہانیوں پر بھی اکتفا ہیں کہ اپنے پڑھ رہے ہیں۔ آئی ایس کی مدیرہ لاوگنے کے بقول، ”وہرے بندوستانی امریکیوں سے ربط و پہنچ نہائے رکھنے اور ان کی کارکردگیوں سے واقع ہونے میں یہ اخبارات وہ سائل اہم رول ادا کرتے ہیں۔ یہ بندوستانی امریکیوں کی زندگی کے رہائی اور جدید دنیوں پہلوؤں سے میں باخبر رکھتے ہیں۔“

ایک کہانی ہالی ووڈ کی مالی متوازن تاثر کا میں سے متعلق تھی، جنکی آزادی کے چیزیں کہہ کر تاریخ سر ایجاد کی سماں خیات تھی جوڑک و ملن کھلن لعلے رکھنے سے کہیں آگے بڑھ گئی ہیں۔ بندوستانی امریکی اخبارات وہ سائل نے خاطر خواہ جواب دیا اور عرض کر دیا۔ اسیں آف ایشیا کے قیاس کہتے ہیں، ”بندوستانی قارئین بندوستان کے بارے میں مزید جاننے کے خواہیں مدد ہیں جنکی وہ خاص طور پر لذت فملوں بالخصوص ہالی ووڈ کاروبار اور تجارت کے بارے میں جانا جائے ہیں۔“ وہ بندوستانی جو رسول پہلے قل و ملن کر کے بیان کرے اسکوں آپ سے تھے، تم جاہاں رسماں یہاروں کی زندگیوں کے فرائسکوں آپ سے تھے،

کا ایک دن، سینا سنگھ کی سماں خیات ہے کہ شرکی ایک بڑی طبقے کے باوجود، میساپوچ شیش میں تج مقرر کیا گی تھا، راجھستان میں ایک نئی امریکی جوڑے کی سفری رو اولاد اور گھروں کو دشوش اختر کے ذریعے بخوبی نہاتے پر ایک مضمون شامل تھا۔

امریکہ میں پہاڑتے ہوئی ایک تیس سال بندوستانی امریکی، میلاد اسٹری، آئی ایں اسکے پڑھتے ہیں کیونکہ یہ سینگرین ایک ایسا دچھپ تاثر کی ہے جسے میں نے دیکھ جو اپنی ایشیانی امریکی اخباروں میں نہیں پہلے۔ ”کہتی ہیں، ”میں جاننا چاہتی ہوں کہ صرف ملن میں بکھری دنیا میں سیاہ اور ٹھہرائی میاں ہوں میں کیا تبدیلیاں بھنا ہوئی ہیں۔“ وہاں بہت سے مخلوقین اور محسنین ہیں۔“

تھاں کے بقول، ”کوئی اس آف ایشیا پڑھنے والے زیادہ تر فرم

وائس آف ایشیا کے تقسیم کا جمعرات کی ایک صحیح نکاح کی تھیں کہ ہوسن کی ہوسن شہر میں جلد میں جلد اخبار کو پہچان کی کوشش کرتے ہوں۔

کافی اسماج کو ختم ہوتے والے ماں سال میں ۲۴ فروری ۲۰۱۷ء کی تھی کہ تھیں کہ کپیاں روں، ماں سال میں طاہر محسن کے ۱۰۰،۰۰۰ موقن پیدا کریں گی۔ اس کی تھیں کہ تھیں، ”بندوستان کے پاس ساریں کا ایک بہت سچ و اڑہ ہے۔ یہی ہے اس کے پاٹھکان کی آمدن میں اضافہ ہو رہا ہے، یہی دیے دیے اس کی نئی مصنوعات اور خدمات کے مطابق میں بھی اضافہ ہو گا۔ سیلار فنوں اور اس کی خدمات بھی پہنچانے والوں کو جو کامیابی بندوستان کے پارے میں ہے، اس کا تصور بھی امریکی پاڑوں میں نہیں کیا جا سکا۔“ ساریں کی خاصی تھا اوناں کو اس کے لئے زبردست موقع فراہم کرتی ہے جو اپنی مصنوعات کو فروخت کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔“

بندوستان پر غالی تو جو رکوز ہوتے کے ساتھ ساتھ قارئین کی جیشیت سے ہر کہیں ملن بندوستانیوں کی دلچسپیاں ملن باوف سے مکمل تعلق ہاتے رکھنے سے کہیں آگے بڑھ گئی ہیں۔ بندوستانی امریکی اخبارات وہ سائل نے خاطر خواہ جواب دیا اور عرض کر دیا۔ اسیں آف ایشیا کے قیاس کہتے ہیں، ”بندوستانی قارئین بندوستان کے بارے میں مزید جاننے کے خواہیں مدد ہیں جنکی وہ خاص طور پر لذت فملوں بالخصوص ہالی ووڈ کاروبار اور تجارت کے بارے میں جانا جائے ہیں۔“ وہ بندوستانی جو رسول پہلے قل و ملن کر کے بیان آپ سے تھے، تم جاہاں رسماں یہاروں کی زندگی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس وقت خریجے نے بندوستان کو ایسے مقام پر لے کر کھڑا کر دیا ہے جہاں وہ ایک وسیع ترین بازار اور صادرخان رکھتے ہیں جو امور پر نازک رکھتا ہے۔“

امریکہ کی ایک خبر ساز انجمنی، ”الیسوی اٹھیج پرنس نے اطلاع دی ہے کہ بندوستان کی پانچ الیکٹریکی ترین آؤٹ سورس سوچ دیجہ کپیاں کے ایک حالیہ سر ورے سے معلوم ہوا ہے کہ جن کپیاں

قارئین کی پسند اور ناپسند سے واقع ہوتے ہیں، اس لئے ہم اپنی میش کش کو ان کی ضرورتوں کے مطابق وضع کر سکتے ہیں۔ قارئی کو بھی یہ آسانی ہوتی ہے کہ انہیں ایک ہی جگہ زیادہ ترجیحیں دستیاب ہو جاتی ہیں۔

لاوگئے اور تھامس اس بات پر حقن ہیں کہ میش رفت کے باوجود اپنی میڈیا اپ بھی ہدود تسلی امریکی میڈیا کو بھی، اختریتِ کوہشی نہماں، پولیسٹر والوں آف لیشن، جوچ درجوت اختریت کی جانب روایا دوال چڑھی ہے۔ تھامس کے ہوول قارئیں چاہتے ہیں کہ کبھی کوئی پرنسپل اور پرنسپل کے لئے مالی بحران پیدا کر رہے ہیں۔ دوسری تمام اخباری صنعتوں کی طرح، ہماری میڈیا بھی اسی تھیب زیب انداز میں خوش کیا جائے۔

فراری سے گردہ رہا ہے جس سے من اسی میڈیا پر دوچار ہے۔ تھامس کے قول، "حال میں، ہمدرد تسلی اخبارات کی تعداد میں کوئی بڑا فرق نہیں آیا ہے۔ بچے اخبارات بازار میں آتے ہیں اور دیکھتے ہیں دیکھتے ہیں اسی عکس ہو جاتے ہیں۔ اس بازار میں مقابله اسلامی بہت ہے۔ قارئیں کی تعداد محدود ہے، شرخ اشتہار کم ہے اور یہ اواری الگت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ ہماری ترقی کا واحد سبب یہ ہے کہ ہم نے تجدید کو ہیئت میش کا رکھا۔ چونکہ ہم جو جو نہیں ہیں، اس لئے ہم ہمی صورت حال کے مطابق اپنے کو عالی لینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ لیکن میش میں تو سچ کا ایک وسیع امکان دیکھ رہا ہوں جسے قارئیں اور مشہرین انجام دیں گے۔۔۔ لیکن آج کی ضرورت یہ ہے کہے طرز اور اندام کو ایسا جائے۔"

ایک سال قبل، تھامس نے ایشیان یونیورسیٹی جیل نام کا ایک دیدہ کیا۔ اپنا تسلی، پاکستانی وغیرہ کے لئے کاروباری خبروں کا ایک مبنی ثقافتی مرکز بنانا چاہئے ہے۔ ان کا کہنا ہے، "یہ بات ہر ہارک و ملن کے غیر میں داخل ہوتی ہے کہ وہ اپنے ملن مالوف سے روایا برقرار رکھنا چاہتا ہے۔ لیکن ہر آنے والی نسل کے ساتھ یہ رشد کر رہا ہوتا چلا جاتا ہے۔ ثقافت اور تجارت ان رشتہوں کو ترویزی بخشی ہیں۔ جب تک یہ روایا مضمبوط اور جاری رہتے ہیں اس وقت تک اس لئک کے بارے میں ہر یہ جانے کی ضرورت ہاتھ رکھتی ہے جس کے ساتھ اپنے تجارت کرتے ہیں۔"



ہد امریکی کیوں کا ہماری کمکی حوالہ ترین گروہوں میں ہوتا ہے۔ اس کی قوت خوبی سے ہاست ہیں جو اسی اپنے اشتہاروں سے لوازت ہیں۔ لیکن میں نے مجھ سی کیا ہے کہ لیکی ہماری کیوں خوبی میں بھی جو ایجاد ہے۔ ہمدرد تسلی کی کامیابی کے باعث میں جانشیان کے ماتحت تجارت کرنا چاہتی ہیں، نسلی میڈیا کے تسلی بھی بڑھادی ہے۔"

بیسے چیزے امریکی میں اسی میڈیا کمپنیوں کو ملی سار فیلم اور ان کی قوت فریکاٹم ہو رہا ہے، ویسے دیسے اشتہارات کی تعداد بڑھتی چاری ہے۔ لاوگئے کہتے ہیں "لیکی وہ مقام ہے جو ان مولک کمپنیوں دروازہ کھھلاتی ہے۔ کیونکہ انہیں نسلی گروہوں کو افاضہ کرنے کی خواہی ہوتی ہے۔ نسلی میڈیا کے پاس، بھارتی وہ میں خوبی کو قائم رکھنے کے لئے محدود و چدوں ساکل ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے اس سلسلے میں اخبارات و رسانی، نیوز ایجنیوں کے مظاہر اور میڈیا پرنسپل کی پہنچوں میں سے ہمدرد تسلی اور ہمدرد تسلی امریکیوں اور خود رکھنے کے بارے میں ایسی خبریں منتشر کرتے ہیں جو ان کے قارئیں کے لئے دلچسپ ہوں۔ تھامس کہتے ہیں "کوئی اخبار خصوص اخنویز یا تجویزی رپورٹوں یا کالوں کے سوا کوئی ایسی پیچ کیوں میش کر سکتا ہو گئی تھیں میں نہیں پہنچوں ہوئی ہے کہ قارئیں جو کچھ جاننا چاہتے ہیں، اخبار ان معلومات کو اس طرح کامیاب قبول کریں گے کرتے ہے۔ کم و بیش تمام معلومات نیٹ پر بھری ہوتی ہے، لیکن قارئیں کی دلچسپی اور ضرورت کے مطابق پیچوں کو علاش کرنے میں بہت زیادہ وقت صرف ہوتا ہے۔ چونکہ ہم اپنے

ذاتی اداروں کی لا وگت ایڈیٹیو ایلف ایڈٹ اسٹاف کی آن لائن ایڈیٹر ہیں، سان لینڈنڈر کیلیقور نیبا کے اپنے آفس میں کام کرتے ہوئے۔

تھامس کا کہنا ہے، "ایجاد میں، ہمدرد تسلی اخبارات صرف کیوں کے مبہوس سے حاصل شدہ رقم بس ہماری بھکر کے لئے ہی کافی ہوتی تھی۔ لیکن صورتحال میں روند روند تبدیلی آئی تھی۔ کیونکہ کے لوگوں کے قدم کر رہے، چھوٹے چھوٹے کاروباری بھکری پلے گئے گذشت پائیں۔ سالوں سے میں اسی میڈیا کمپنیوں نے بھی ہم پر قبضہ کی ہے۔"



شیک ہے تھا، یومن میخ ایک تکرار ہے۔

اپنی رائے سے میں [editorspan@state.gov](mailto:editorspan@state.gov) پر آگاہ کریں۔